ماہنامہ

اخبار احمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

جلد نمبر 4 ماہ ظہور 1377 ہجری شمسی مطابق اگست 1998ء شمارہ نمبر 8

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

من ہائیم کے معروف ثقافتی میلہ میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

ہزاروں افراد نے حقیقی اسلام کے تعارف پر مشتمل کتب حاصل کیں ، ڈیوٹی پر موجود کارکنان زائرین کے سوالات کے جواب دیتے رہے

من ہائیم جرمنی کا ایک معروف شہر ہے جس میں دیگر قابل ذکر مقامات کے علاوہ ایک علاقہ ایسا بھی ہے جو کہ مئی مارکیٹ (Mai Markt) کے نام سے موسوم ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہاں ہر سال ماہ مئی میں ایک ایسے میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں مختلف ممالک کے لوگ اپنی مصنوعات متعارف کروانے کے لئے سٹال لگاتے ہیں اور چنانچہ امسال یہ میلہ 25 اپریل تا 5 مئی لگایا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ نے بھی کتابوں کا ایک سٹال لگایا جس کے ذریعہ ہزاروں، لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ودیگر مفید کتب بھی پیش کی گئیں۔ ہزاروں افراد نے اس سٹال کا مشاہدہ کیا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے تعارف حاصل کیا۔ گذشتہ سال کی جانے والی تنظیم نو کے مطابق من ہائیم کی جماعت کو تین حصوں میں منقسم کیا گیا لہٰذا محترم صدر صاحب من ہائیم (Süd) کی رپورٹ کے مطابق، Nord، Süd اور Mitte کی

تینوں جماعتوں سے چالیس احباب نے بڑے جوش اور ولولہ سے سٹال پر ڈیوٹی دی اور اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

گیارہ روز تک جاری رہنے والے اس سٹال پر مختلف اوقات میں تشریف لانے والے زائرین میں اللہ کے فضل سے ایک بھاری تعداد جرمن افراد کی تھی جنہوں نے اسلام واحمدیت کی حقیقی اور حسین تعلیم پر مشتمل کتب میں بھرپور دلچسپی لی۔ اس طرح قریباً 3 درجن سے زائد قرآن کریم اور ایک ہزار سے زائد لٹریچر سے استفادہ کیا گیا۔ جرمن، ترک، عرب، البانین اور دیگر قومیتوں سے تعلق رکھنے والے ان مہمانوں کی خدمت میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" (جرمن ترجمہ کے ساتھ) بھی پیش کی گئی۔

مئی مارکیٹ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ گذشتہ 3 سال سے یہاں جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں گویا اس سرزمین کو خلیفۃ المسیح

کی قدم بوسی کا شرف بھی حاصل ہے۔ امسال بھی چونکہ اللہ کے فضل سے 23 واں جلسہ سالانہ اسی جگہ پر منعقد ہو رہا ہے لہٰذا اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ کے لئے ایک دعوت نامہ بھی تقسیم کیا گیا اور کتب کی تقسیم کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ارشاد کے مطابق کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اس نور سے روشنی حاصل کرنے کی دعوت بھی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو اس نور سے متمتع ہونے کی سعادت عطا فرمائے اور وہ اس نور کو آگے پھیلانے والے ہوں جس سے سارا جہان جگمگا اٹھے اور ہر طرف خدائے واحد ویگانہ کی توحید جلوہ گر نظر آئے۔ آمین

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ اس سٹال میں من ہائیم کے تینوں حلقہ جات سے احباب نے اپنے مقررہ اوقات میں بڑی خوش اسلوبی سے فرائض سرانجام دیئے اور دعوت الی اللہ کی اس مہم میں جانفشانی سے کام کرنے کی سعادت پائی لہٰذا ان تمام احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی اخلاص سے بھرپور اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رہ کر غلبہ اسلام کی اس شاہراہ پر قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ (آمین)

(رپورٹ:- شکیل احمد بٹ، سیکرٹری تبلیغ، ریجن Baden)

ریجن Westfalen کے واقفین نو کا پہلا کامیاب اجتماع

واقفین نو کا پہلا اجتماع Bielefeld میں منعقد کیا گیا افتتاحی اجلاس میں قائمقام ریجنل امیر صاحب نے وقف نو کی اہمیت وبرکات سے متعلق بعض ضروری امور بیان کئے اور خدا کی راہ میں پیش کئے جانے والے ان تحائف کی قدر کرنے اور ان کی نشوونما کی طرف بھرپور توجہ دینے کی تاکید کی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد مختلف مقابلہ جات منعقد کئے گئے جن میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے اسی طرح بعض بچوں اور بچیوں کو حوصلہ افزائی کے طور پر بھی انعامات دیئے گئے۔

اس اجتماع سے متعلق چند دلچسپ اور قابل ذکر امور درج ذیل ہیں جماعت احمدیہ Osnabrück سے ایک بچی نے تمام مقابلہ جات میں حصہ لیا مگر کوئی پوزیشن حاصل نہ کر سکی اس کی استقامت کی بناء پر اسے حوصلہ افزائی کا انعام دیا گیا جبکہ اسی جماعت کی دو ایسی بچیاں بھی خصوصی انعامات کی مستحق قرار دی گئیں جن کی والدہ بولنے اور سننے سے معذور ہیں مگر انہوں نے بچیوں کو اس اجتماع میں بڑی خوشی سے شامل کیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ Herford کے ایک ایسے بچے کو خصوصی انعام دیا گیا جو قوت گویائی سے محروم تھا مگر اس نے مقابلہ جات میں حصہ لینے کی بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان ننھے مجاہدین کی خود حفاظت فرمائے اور اپنی استعدادوں کے مطابق خدمت دین کے میدان میں قدم آگے بڑھاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ واضح رہے کہ لڑکوں اور

لڑکیوں کے دو معیار بنا کر الگ الگ مقابلہ جات کروائے گئے تھے۔

تقسیم انعامات کی تقریب اختتامی اجلاس میں ہوئی جو کہ قائمقام ریجنل امیر صاحب کی صدارت میں ہی منعقد ہوا جس میں انہوں نے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں لقاءِ باری تعالیٰ کے حصول کی خاطر اعمال صالحہ بجالانے کی تلقین کی۔

اس اجتماع میں مختلف جماعتوں سے 48 واقفین، واقفات نو کے علاوہ بھی پندرہ بچے شامل ہوئے جن سے رونق میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح والدین کی تعداد پچاس تھی۔ اس طرح اللہ کے فضل سے یہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ (فالحمدللہ)

اس کے انتظام وانصرام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ Bielefeld کے کارکنان خاص طور پر دعا کے مستحق ہیں اسی طرح تین چھوٹی بچیاں بھی دعا کی مستحق ہیں جنہوں نے برتنوں کی کمی کے پیش نظر بڑی سرعت سے برتن دھو کر بروقت کھانے کیلئے مہیا کئے۔ اللہ سب کارکنان کو دین ودنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے اور ان اجتماعات کے نیک مقاصد میں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے تاکہ مستقبل کی یہ فوج فتوحات حاصل کرتی چلی جائے اور دین اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے اور ہر طرف خدا کی توحید اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا پرچم لہرانے لگے۔ آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اُس کے لئے دعا کرو

"صلاح تقوٰی، نیک بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہئے۔ مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اسے بچا لے۔ یہ نہیں کہ منادی کرو۔ جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق، حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہوگیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 368-369)

"اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہؤا ہوتا ہے۔...... بڑا سعید وہ ہے جو اوّل اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچا تقوٰی حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اُسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبو دار شے کو اُٹھا کر دور پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقوٰی چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاءِ الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 369-370)

"قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک اُن میں سے دُنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔"

احمدیہ مسلم کلب کے زیر انتظام

فٹ بال اور باسکٹ بال کے دلچسپ ٹورنامنٹ کا انعقاد

احمدیہ مسلم کلب کے زیر انتظام Fabrik Sporthale فرینکفرٹ میں فٹ بال اور باسکٹ بال کے ٹورنامنٹس کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا جس کا افتتاح 13 جون 1998ء کو محترم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کے ساتھ کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں فرینکفرٹ کے مختلف حلقہ جات سے آٹھ ٹیمیں شامل ہوئیں جبکہ کاسل سے الانین خدام کی ایک ٹیم نے بھی شرکت کی اسی طرح Mülheim سے ایک جرمن ٹیم نے بھی باسکٹ بال کے میچز میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی دلچسپ مقابلہ جات ہوئے اور کھلاڑی اور شائقین سبھی بہت لطف اندوز ہوئے۔

احمدیہ مسلم کلب کے سیکرٹری محترم قمر عطا صاحب نے مدیر اخبار احمدیہ سے گفتگو کرتے ہوئے اس سلسلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ

قرب وجوار سے نومبائعین کی ٹیموں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ تاکہ مستقل طور پر جسمانی استعدادوں کے ساتھ ساتھ روحانی صلاحیتیں بھی اجاگر ہوتی رہیں اور تربیتی نقطہ نظر سے بھی یہ سلسلہ مفید نتائج کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیک خواہش کو قبول فرمائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کھیلوں میں احمدی نوجوان خدا کے فضل سے بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں جو کہ ان کی نظام جماعت سے وابستگی میں مزید پختگی کا باعث بن رہی ہے۔

اسی طرح یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ مختلف حلقہ جات میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے ہر ماہ مقابلہ جات کروائے جائیں اور سال کے آخر پر حسن کارکردگی کے لحاظ سے سب سے زیادہ میچز جیتنے والی ٹیم کو ایک خوبصورت کپ بطور انعام دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دینی ودنیاوی ہر لحاظ سے بہتر نتائج سے نوازے۔

وقف جدید

انفاق فی سبیل اللہ کی ایک عظیم تحریک

مرسلہ:- انس محمود منہاس ——— نیشنل سیکرٹری وقف جدید (جرمنی)

پاکستان میں علمی اور تربیتی کمی کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ جماعت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ماہر مبلغین کے ساتھ ساتھ ایسے معلمین بھی تیار کرے جو دیہات میں رہنے والے لوگوں کی دیکھ بھال کریں۔ اس غرض سے جلسہ سالانہ دسمبر 1957ء کے موقع پر آپ نے ایک تحریک "وقف جدید" کے نام سے جاری فرمائی اور احمدی مسلمانوں کو اس بابرکت تحریک میں اپنے آپ کو پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ جنہیں مختصر تربیت کے بعد ملک کے مختلف علاقوں میں اس غرض سے بھجوایا جائے کہ وہ دیہات میں جاکر اسلام و احمدیت کا پرچار کریں اور وہاں کے لوگوں کی دیکھ بھال کرسکیں۔ آپ کا یہ منصوبہ نہایت کارآمد ثابت ہوا اور جو اس کے بعد یہ کام شروع ہوا تو معلمین کے لئے اتنا آسان نہ تھا اور بڑی جدوجہد کا متقاضی تھی اس کا چندہ پاکستان میں جمع کرکے وہیں خرچ کیا جاتا رہا۔

جب وقف جدید کی تحریک کو 28 سال پورے ہوگئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محسوس فرمایا کہ اس تحریک کے مالی حصہ کو دوسرے ممالک کی احمدی جماعتوں تک وسیع کردیا جائے۔ اس کے دائرہ کار میں انڈیا بھی شامل تھا۔ جہاں بہت زیادہ رقم کی ضرورت تھی۔ چنانچہ 25 دسمبر 1985ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے وقف جدید کے نظام کو ساری دنیا میں پھیلانے کا اعلان فرمایا۔ گو ہنگامی طور پر یہ رقم پاکستان اور انڈیا میں استعمال کی جائے گی تاہم ساری دنیا کے احمدی مسلمانوں کے لئے سہولت موجود ہونی چاہئے کہ وہ مالی طور پر اس میں حصہ لے سکیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ وقف جدید کے کام کو دنیا کے دوسرے خطوں میں مبسوط کردیا گیا۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 دسمبر 1995ء کے خطبہ جمعہ میں اس بات کی وضاحت فرمائی کہ افریقہ میں بھی وقف جدید کے تحت تربیتی نظام مہیا ہونا چاہئے اور یہ کہ جماعت احمدیہ افریقہ اس میں دلچسپی سے حصہ لے۔ دراصل اس طریق سے تربیت کا کام مکمل ہونا چاہئے جس سے مبلغین تیار ہوں۔ اس کے بعد اضافی جلسے اور تعلیمی کلاسز منعقد ہونی چاہئیں اس کام کو مکمل کرنے کے لئے بہت زیادہ مالی اعانت کی ضرورت ہے لیکن اس کا بوجھ مکمل طور پر افریقہ نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے حضور انور نے جماعت احمدیہ کے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ممبران کو خصوصاً مغربی ممالک میں رہنے والے افراد کو اس میں حصہ لینے کی پرزور تحریک فرمائی۔ چنانچہ اس موقع پر حضور انور نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ امریکہ نے اس قربانی میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

وقف جدید کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی دوسری تحریکات کی جن میں جماعت کے تمام ممبران اپنی اپنی مالی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتے ہیں۔ اس تحریک میں نہ صرف کمانے والے احباب بلکہ تمام افراد جماعت حتیٰ کہ بچوں کو بھی شامل کرنا حضور کے ارشاد کے مطابق ضروری ہے۔ دیگر جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جرمنی پر بھی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نومبائعین کو بھی اس تحریک میں شامل کیا جائے جس کا طریقہ کار یہی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئے سال کے اعلان کے بعد تحریری وعدہ جات لئے جائیں اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سال ختم ہونے سے پہلے اپنے وعدہ کی مکمل ادائیگی کرے۔ ذیل میں حضور انور کے ایک خطبہ کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جس میں اس تحریک کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنیہ کی تشریح میں فرمایا:-

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ

پس یاد رکھو کہ وہ لوگ تم میں سے جو ایمان لاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں یہاں خرچ سے مراد صرف دنیاوی خرچ نہیں بلکہ روحانی طور پر اپنی تمام طاقتیں، تمام دل و جان اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے اجر کبیر، ایک بہت بڑا اجر مقدر ہے۔ (سورۃ الحدید آیت 8)

حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے متعلق بخاری کتاب الزکوٰۃ کو یہ بیان کرتی ہے اور یہ قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ اس میں سے جو پہلا حصہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنے والے ہیں۔ ان کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔

پس آپ اپنی نیکیوں میں اپنے بچوں کو بھی شریک کریں، اپنے گردوپیش، اپنے ماحول کو بھی شریک کریں تاکہ یہ نیکیوں کا مضمون پھولے اور پھلنے لگے اور تمام دنیا پر محیط ہوجائے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہواؤں کے رخ پر ہوگا فرشتے دعائیں کریں گے اور آپ آگے قدم بڑھائیں گے تو بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دے گا اور اس برکت کے نمونے ہم دیکھ رہے ہیں۔ تمام دنیا میں ایسے خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ مزید عطا فرما رہا ہے اور ان پیسے اور پیدا کررہا ہے جن کے نتیجے میں احمدیت کے بڑھتے ہوئے بوجھ آسانی اٹھائے جارہے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ آج تک ایک بھی ضرورت ایسی میرے سامنے نہیں آئی جو ضرورت حقہ ہو اچانک سامنے پیدا ہوجائے اور اس کی تائید میں الٰہی ہوا نہ چلی ہو، ہمیشہ بغیر تحریک کے، کثرت کے ساتھ عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کردیتا ہے۔ یہ ایسا مسلسل خدا تعالیٰ کا سلوک ہے کہ آج تک کبھی ذرہ بھی اس میں کوتاہی نہیں ہوئی۔

پس آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں نہ صرف یہ کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں بلکہ آپ کے دل کی سچائی پر یہ باتیں گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے جو لوگوں سے ہے جو خدا کی خاطر، نہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے، اس کی راہ میں اپنی طاقتیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہمارے ساتھ یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے تو سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان خرچ کرنے والوں کے دلوں پر نظر رکھی اور ان کی نیکیوں اور ان کے خلوص کو قبول فرمالیا ہے اور یہ قبولیت کے نشان ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں اللہ کرے کہ ہمیشہ اسی طرح یہ قبولیت کے نشان ہمارے حق میں ظاہر ہوتے رہیں۔

جہاں تک روک رکھنے والے کنجوس کی ہلاکت کی دعا ہے اس سلسلہ میں بعض وضاحتیں پیش کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ دنیاں میں لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔ کیوں ہلاک نہیں کیا جاتا یہ مضمون پہلے بیان کرچکا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں یعنی ایمان لانے والوں کی کسی خوبی پر نظر رکھتے ہوئے یا اپنی عنایت کی وجہ سے ان کو بچانا چاہے اور وہ اموال کے معاملے میں کنجوسی کرتے ہوں تو ایسے لوگوں کے اموال برباد ہونے شروع ہوجاتے ہیں تاکہ ٹھوکر کھا کر ان کو نصیحت آئے اور بسا اوقات ایسے لوگوں نے بالآخر مجھے خط لکھا کہ ہم یہ کیا کرتے تھے لیکن اب ہمیں نصیحت آگئی ہے اور جب سے ہم نے خدا کی راہ میں کنجوسی چھوڑی ہے ہمارے اموال میں دوبارہ برکت پڑنی شروع ہوگئی ہے لیکن وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ ضائع سمجھتا ہے، بے کار، خشک لکڑیاں جانتا ہے ان کو ضرور کاٹ کے الگ پھینک دیا کرتا ہے اور پھر ان کے اموال ترقی کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں لیکن جماعت کو ان کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی وہ اپنے اموال سمیت جہاں چاہیں چلے جائیں جماعت کے خزانے میں ایک آنے کی بھی کمی نہیں کرسکتے اور ان کی جگہ اللہ اور بھیج دیتا ہے پس یہ وہ سلوک ہے جو ہم سے جاری ہے اور یہ حدیث دراصل اس مضمون کو بیان کررہی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کون ہیں جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کردیا۔ ایسے شخص پر بے شک رشک کرو اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں، چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کردیا کرتی ہے بعض دفعہ اس لئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو۔ دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی ہو جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔

تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے اور جتنا بھی آپ بنی نوع انسان کی خاطر کچھ خرچ کریں یا جو کچھ آپ نے پایا ہے اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں کمی نہیں آنے دے گا۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا بعض عطائی نسخے والے سینہ بہ سینہ لوگوں کی بھلائی کے راز لئے پھرتے ہیں اور چھپا کے رکھتے ہیں صرف یہ مشرق کا حصہ نہیں مغرب میں بھی بہت بڑی بڑی کمپنیاں اس جرم میں مبتلا ہوتی ہیں کہ وہ راز کی باتیں جس کے نتیجے میں ان کا کوئی مال دنیا میں شہرت پالیتا ہے اسے اتنی مضبوطی سے قفل بند رکھتے ہیں کہ کسی اور میں طاقت ہی نہیں ہوتی کہ اس کو پیش کرسکے حالانکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بھی رزق عطا کردینا تھا لیکن اس طرف ان کی نظر نہیں جاتی۔

حضور انور نے آیت کریمہ " مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ " کی تفسیر پر مشتمل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی پڑھے جن میں آپؑ فرماتے ہیں:-

" اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزاء کے ساتھ واپس کروں گا۔ یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس پر فضل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار فرمایا ہے یعنی تمہیں آزماتا ہے ایسی آزمائش میں ڈالتا ہے جو تمہارے لئے بہت بابرکت ہے تم اپنے پیسوں کو جو دنیا میں پھینکتے پھرتے ہو کبھی وہ فائدے کے ساتھ واپس لوٹ آتے ہیں، بلکہ اکثر جو سود خور ہیں ان کے تو ضرور نقصان میں جاتے ہیں لیکن عام تاجروں کے روپے فائدے کے ساتھ واپس آتے اور بڑھتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہیں ایک ایسی تجارت عطا فرمادی ہے کہ تم اس کو قرضہ دو اور قرضہ حسنہ ہؤا کرتا ہے کوئی سود کی شرط نہیں ہؤا کرتی جب دو تو اس نیت سے دو کہ اللہ ہماری خوشی ہے تو پورا فرما ہم چاہتے ہیں کہ جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے کچھ تیرے قدموں میں ڈال دیں اور اس سے ہمیں بے انتہاء طمانیت نصیب ہوگی اگر تو قبول فرمالے۔

یہ جذبہ ہے جس کے ساتھ قرضہ حسنہ دیا جاتا ہے لیکن جس کو آپ دیتے ہیں اس جذبے کے خلوص کے مطابق وہ جوابی کارروائی کرتا ہے جتنا سچا یہ جذبہ ہو اس کی قبولیت اس مال کو بڑھا کر واپس کرنے کے نتیجے میں ظاہر ہوتی ہے پس جن لوگوں کا تھوڑا دیا بھی بہت برکتیں حاصل کرلیتا ہے یہ ان کے خلوص کی طرف اشارہ ہے۔ جن لوگوں کا زیادہ دیا بھی اتنی برکتیں حاصل نہیں کرتا یہ ان کے خلوص کی کمی کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہر حال ان دونوں پر نظر رکھتا ہے اور جتنا چاہے بڑھا دیتا ہے۔ بڑھانے کی مثالیں موجود ہیں کہ اس طرح بڑھاتا ہے، اس طرح بڑھاتا ہے، اس طرح بڑھاتا ہے لیکن آخر پر یہی فرماتا ہے کہ جس کے لئے چاہے اس سے بھی زیادہ اور زیادہ کی تعیین نہیں یعنی اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ آپ شمار نہیں کرسکتے لیکن جتنا زیادہ ہوتا ہے اللہ کی راہ میں پیش کرنے کی خواہش بھی اس طرح بڑھتی چلی جاتی ہے وہ زیادہ جس کے بعد خدا کی خاطر خرچ کرنے کی خواہش مٹ جائے وہ زیادہ ایک بری آزمائش ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو اور مجھے ایسی بری آزمائش میں نہ ڈالے۔"

(الحکم جلد نمبر 6، نمبر 17، مئی 1903ء)

ہومیو پیتھی کی کتاب کا نیا ایڈیشن

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہومیو پیتھی سے متعلق لیکچرز پر مشتمل کتاب کا نیا ایڈیشن شائع ہوچکا ہے۔ لہذا ایسے احباب جو پہلی کتاب خرید چکے ہیں۔ وہ پرانی کتاب کا صرف کور دے کر نئی کتاب وصول کرسکتے ہیں۔

(شعبہ اشاعت جرمنی)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد اور برکات

مرسلہ:- محترم حیدر علی صاحب ظفر، افسر جلسہ گاہ (جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء)

ایمان اور معرفت میں ترقی

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

"تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔" (7 دسمبر 1892ء)

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 340)

روحانی فوائد اور ثواب

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

"اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ کی نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔" (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 341ء)

"اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو ...... وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

اخلاق فاضلہ اور دینی مہمات میں سرگرمی

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(شہادۃ القرآن، روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 394)

صالحین کی صحبت سے فیض

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو۔ کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

نئے احباب سے تعارف

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4 صفحہ 352)

رنجشیں اور اجنبیت مٹانے کا ذریعہ

"اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی۔" (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4، صفحہ 352)

وفات پا جانے والوں کے لئے اجتماعی دعائے مغفرت

"جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن، جلد 4 صفحہ 352)

حضرت مسیح موعود کی دعاؤں میں شرکت

جو دوست ہر قسم کا حرج کر کے بھی اس بابرکت اجتماع پر تشریف لائیں گے وہ حضور کی اس دعا میں شریک ہوں گے جو حضور نے جلسہ کے لئے آنے والوں کے حق میں خدائے عزّوجل کے حضور خاص طور پر کی ہے اور جس سے اس جلسہ کی اہمیت اور عظمت پر روشنی پڑتی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔" (7 دسمبر 1892ء)

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 342)

جلسہ سالانہ کی مذکورہ بالا برکات و فوائد کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ احباب و خواتین اور بچوں کو اس میں شامل ہونا چاہئے نیز اپنے نومبائعین بھائیوں اور بہنوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

> ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
>
> "چاہئے کہ اپنی نماز کو مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔"
>
> (ملفوظات جلد 6 صفحہ 370)

اچھا کام ——— "گر تو بُرا نہ مانے......"

تحریر:- منور احمد خالد (Koblenz)

اچھا کام کے عنوان سے مت گھبرائیے میں آپ کو نماز، روزہ کی نصیحت کرنے نہیں جا رہا بلکہ آپ کو یہ بتانا ہے کہ صدر پاکستان جناب رفیق تارڑ صاحب بھی اچھا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یقین نہ آئے تو گیارہ جنوری 1998ء کا اخبار جنگ دیکھ لیں جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کے صدر منتخب ہونے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ "ان سے کوئی اچھا کام لینا چاہتا ہے۔"

اچھا کام؟ اس حوالے سے میری سوچیں بڑے بڑے اولوالعزم لوگوں کی طرف گئیں جنہوں نے اچھے کام کئے اور ان کے اچھے کام بھی یاد آتے چلے گئے۔ یعنی بزعم خویش وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں گویا اچھا کام کرنا اور غلط کام کو اچھا سمجھ کر کرنے میں بہت فرق ہے اس طرح عرفات میں گھوڑے دوڑاتے ہوئے ہم نے دونوں طرف کی لمبی فہرستیں جوڑنی شروع کیں کہ جو واقعی اچھا کام کر گئے اور آج بھی دنیا ان کا نام عزت و احترام سے لیتی ہے اور وہ جو بھی غلط کو اچھا بنا کر کرتے رہے اور دنیا ان پر لعنتیں ڈالتی چلی جا رہی ہے۔

ایک طرف میری سوچ میں ابراہیمؑ، موسیٰؑ، آنحضرت ﷺ بھی اور حسنؓ و حسینؓ بھی آئے تو دوسری طرف آزر، فرعون، ابوجہل اور یزید بھی ابھرے کہ اپنے خیال میں انہوں نے بھی اچھا کام کیا تھا آگے بڑھا تو قائد اعظمؒ، چرچل، گاندھی کے ساتھ مسولینی، ہٹلر اور لینن یاد آئے حالیہ دور میں ظفر اللہ خان، ڈاکٹر عبدالسلام کے ساتھ بھٹو، شاہ فیصل، ضیاء الحق، صدام حسین، خمینی، جارج بش اور کلنٹن یاد آئے ان میں سے بھی ہر ایک اپنے خیال میں اچھا کام کرتا رہا۔ طالبان اور الجزائری بھی اچھائی کرتے ہوں گے۔

میں پھر تارڑ صاحب کی طرف مڑا کہ ان کا ماضی تو دیکھوں اس سے کچھ تو اندازہ ہو گا کہ یہ کس قسم کا اچھا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور پھر مجھے سمجھ آگئی۔ ان کے پیر و مرشد اور گرو گھنٹال وہ تھے جو قائد اعظمؒ کو کافر اعظم کہتے تھے جو پاکستان کو پاکی استھان (ناپاک جگہ) کہا کرتے تھے جو یہ بھی کہا کرتے تھے ہم پاکستان کی "پ" نہیں بننے دیں گے مگر پھر بھی بن گیا۔ یہ خود عدالت عالیہ سے جج کی حیثیت سے فتوے جاری کرتے رہے ہیں اور خدائی کے دعویٰ کے ساتھ فیصلے کرتے رہے ہیں سب یاد آنے شروع ہوئے اور یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی چلی گئی کہ ان کی نظر کس اچھے کام پر ہے یعنی اپنے بزرگوں کی روحوں کو خوش کرنا اور ان کے پاس جا کر بڑے فخر سے کہنا کہ دیکھا جو کام تم نہ کرسکے میں کر آیا ہوں۔ ان کی مدد کے لئے ضیاء الحق کا بچہ جمورا اور راجے بھی موجود ہیں مہاراجہ بننے کے خیال سے۔

مجھے یاد آیا بیس سال پہلے کی بات ہے میں، ساجد اور فرخ سانگلہ ہل سے "شاہین" پر سوار ہوئے اور جس طرح سکھوں کے پانچ رکن کیس، کنگھا، کچھا، کڑا، کرپان ہیں فیصل آباد سے ایک عدد مولانا بمع داڑھی، سوٹا، لوٹا، جبہ اور دستار سوار ہوئے ساجد نے ان کو جگہ دی اور پوچھا مولانا آپ کا اسم گرامی؟ جواب ملا سید عطاء المنعم بخاری، پوچھا کیا کام کرتے ہیں؟ جواب ملا ملتان میں کتابوں وغیرہ کا کام ہے اور پھر ساجد نے آخری سوال بھی کر ہی دیا کہ حضرت! ہر انسان ایک مقصد کے لئے کوشش کرتا ہے اور اس کو مکمل یا کسی حد تک ضرور حاصل کر لیتا ہے لینن نے کیمونزم کے لئے کوشش کی کامیاب ہو گیا، گاندھی نے ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی وہ بھی کامیاب ہوا۔ قائد اعظمؒ نے پاکستان بنانے کی جدوجہد کی، کامیاب ہو گیا مگر جو جدوجہد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کرتے رہے ان کو کیا ملا؟ مختصر سا جواب ملا......"عبرت"۔

دسمبر میں پاکستان جانے اور پھر موٹروے کے ذریعہ اسلام آباد جانے کا موقع ملا سوچا فیصل مسجد بھی دیکھی جائے میزبان سے راستہ پوچھا تو اس نے کہا کسی بھی ٹیکسی والے سے "جبڑا چوک" کہہ دینا سیدھا وہاں لے جائے گا۔ "جبڑا چوک"؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا تو میزبان نے وضاحت کی کہ بھئی وہاں ایک قبر بھی ہے جس میں صرف ایک مصنوعی جبڑا دفن ہے اور جسے ضیاء الحق کی قبر کہا جاتا ہے اس لئے یار لوگ اس چوک کو اصل نام کو بھلا چکے ہیں اور جبڑے کی مناسبت سے سب جبڑا چوک ہی کہتے ہیں مجھے یاد آیا ضیاء صاحب نے بھی تو اپنے خیال میں اچھے کام کئے تھے مگر آج "دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو" کی تصویر بنے ہوئے ہیں۔

ہمارے نئے صدر صاحب کونسا اچھا کام کریں گے اور کس طرح یاد کئے جائیں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا معلوم ہوتا ہے لاہور کے حالیہ واقعات اسی اچھے کام کی ابتداء ہے "آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"

(بحوالہ ہفت روزہ "ڈان" لندن، 5 مارچ 1998ء جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 10)

جلسہ سالانہ کے کارکنان کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی بیش قیمت نصائح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضاکارانہ خدمت کے سلسلہ میں احباب جماعت کو نصیحت فرمائی۔

"اس خدمت کو معمولی مت سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت۔ ان چند دنوں کو خدا کے لئے 24 گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو ...... تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں جن قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ کو وارث بنانا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ 24 گھنٹے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل 8 جون 1968ء)

خبرنامہ جرمنی

آصف اقبال منہاس

فٹ بال عالمی کپ

دوران ماہ سب سے زیادہ چرچا فٹ بال کے عالمی مقابلے کا رہا۔ فرانس میں ہونے والا یہ عالمی کپ قریباً ایک ماہ جاری رہنے کے بعد اپنی تمام تر رعنائیوں اور داستانوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے 12 جولائی 1998 کو اختتام پذیر ہوا۔ دنیا بھر کے کروڑہا لوگوں نے یہ مقابلہ جات براہ راست اور ٹیلیویژن کے ذریعے دیکھے۔ شروع سے جو ٹیمیں ماہرین کی طرف سے ہارٹ فیورٹ قرار دی جارہی تھیں ان میں جرمنی کی ٹیم توقعات پر پوری نہ اتر سکی اور اس نے سب سے زیادہ مایوس کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا جبکہ جرمن قوم کو خود بھی اس دفعہ اپنی ٹیم سے زیادہ توقعات نہیں تھیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ جرمن کوچ کی غلط پالیسی تھی جس نے بعض تجربہ کار کھلاڑیوں کو ٹیم میں شامل نہیں کیا یا اگر کیا بھی تو ان کو پیچ سے باہر رکھ کر ایسے کھلاڑیوں پر اعتماد کیا جو نئی ٹیموں کے ساتھ اس محنت اور اعتماد سے نہ کھیل سکے جس کی ضرورت تھی اور ایک ہی اچھی ٹیم سے میچ ہوا جو جرمنی جیت نہ سکا۔ اپنی خوش قسمتی کے باعث جرمن ٹیم کوارٹر فائنل تک پہنچ تو گئی مگر کروشیا کی نوآموز لیکن مضبوط ٹیم سے ہار گئی۔

ماہرین کے مطابق اس ٹورنامنٹ میں حیرت انگیز کارکردگی کروشیا کی رہی جو پہلی مرتبہ اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے باوجود سیمی فائنل تک پہنچی اور اپنے بہترین کھیل کے باعث ہالینڈ جیسی مضبوط ٹیم کو ہرا کر تیسرے نمبر پر رہی۔ فٹبال کے دوسرے شائقین کی طرح جرمن شائقین بھی اپنی ٹیم کے بعد سب سے ہارٹ فیورٹ برازیل کو قرار دیتے رہے جو کہ فائنل میں روایتی کھیل پیش نہ کرسکی اور سیمی فائنل میں ہالینڈ جیسی مضبوط ٹیم کو ہرانے کے باوجود فائنل میں فرانس کی ٹیم سے ہار گئی۔

اس ٹورنامنٹ کے بعد جرمنی کے بعض سینئر کھلاڑی ریٹائر ہوگئے ہیں ان کے خلاء کو پر کرنے کے لئے جرمنی کے پاس ٹیلنٹ موجود ہے لیکن نئے سرے سے ٹیم کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ کھیلوں کے ماہرین نے جرمن کوچ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ Stefan Effenberg کی قیادت میں ٹیم تیار کرے جو اچھی کارکردگی کے باوجود ٹیم سے باہر ہیں۔ ان مشورہ دینے والوں میں جرمنی کے سابق کھلاڑی، کپتان اور کوچ فرانس بیکن باور بھی شامل ہیں جنہیں جرمنی میں فٹبال کی سند سمجھا جاتا ہے اور جن کی کپتانی اور کوچنگ میں جرمنی عالمی چمپئن ہونے کا اعزاز بھی حاصل کرچکا ہے۔ اسی طرح بعض حلقوں کی طرف سے جرمن کوچ Berti Vogts سے بھی ریٹائر ہونے کے لئے پرزور مطالبہ کیا جارہا ہے۔

فٹبال اور جرمن شہریت

ورلڈکپ میں فرانس کی ملٹی نیشن ٹیم کی جیت کے بعد جرمن اپوزیشن پارٹی Grüne نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ نیشنیلٹی کے حصول کو غیر ملکیوں کے لئے آسان بنائے تاکہ دوسرے ممالک کی طرح فٹبال کے علاوہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں اچھا ٹیلینٹ آگے آئے۔ واضح رہے کہ ملک میں ڈبل نیشنیلٹی کے بارے میں بھی جنگ جاری ہے اپوزیشن کے علاوہ حکومتی پارٹی کے بعض ممبران بھی اس کے حق میں ہیں اور پارلیمنٹ میں یہ قانون چند ووٹوں کے فرق سے نافذ ہونے سے رہ گیا تھا۔ ادھر حکومت جرمن شہریت کے حصول کو سخت سے سخت تر کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ اور اس کے لئے وزیر داخلہ دن رات کوشاں ہیں۔

سیاست

ستمبر میں ہونے والے وفاقی انتخابات کے ساتھ ساتھ اگلے سال ہونے والے صدارتی انتخابات بھی سیاسی حلقوں میں زیر بحث ہیں۔ کیونکہ موجودہ صدر Dr. Herman Herzog کی صدارت کا عرصہ آئندہ سال ختم ہو رہا ہے اور انہوں نے واضح طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے سال صدارتی انتخابات میں صدارت کے لئے امیدوار نہیں ہوں گے۔ نیا صدر کون ہوگا یہ بحث زور شور سے جاری ہے۔ سابقہ مشرقی جرمنی سے Biedenkopf مضبوط امیدوار کے طور پر سامنے آرہے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ صوبہ Nordrhein Westfalen کے سابق وزیر اعلیٰ راؤ کے حق میں ہیں جبکہ بعض حلقے موجودہ صدر پر ان کا فیصلہ بدلوانے کے لئے دباؤ ڈال رہے ہیں۔

وفاقی انتخابات

27 ستمبر کو ہونے والے انتخابات میں بہت کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس دفعہ اب تک کی تحقیقات اور مختلف اداروں کے سروے کے مطابق اپوزیشن کا پلڑا بھاری نظر آتا ہے اور توقع کی جارہی ہے کہ دو دہائیوں سے برسر اقتدار کوہل حکومت کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اس سلسلے میں مختلف ادارے ہر ہفتے سروے رپورٹ مرتب کرنے میں مصروف ہیں۔ جون کے آخر میں جرمنی کے معروف ٹیلی ویژن RTL کے سروے کے مطابق SPD کو 43 فیصد، CDU کو 35 فیصد، Grüne کو 6 فیصد، PDS کو 5 فیصد اور FDP کو 5 فیصد ووٹ ملنے کی توقع ہے۔ جس سے SPD+PDS+Grüne کی مخلوط حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح 44 فیصد لوگ SPD سے چانسلر کے امیدوار شروڈر کے حق میں ہیں جبکہ ان کے مدمقابل کوہل کے حق میں 22 فیصد لوگ ہیں۔

Grüne نے اعلان کیا ہے کہ برسر اقتدار آنے کی صورت میں وہ اسائلم کے موجودہ قوانین میں کوئی تبدیلی کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس سلسلہ میں ٹھوس حکمت عملی وضع کر کے بعض بہت سخت قوانین میں تھوڑی سی لچک پیدا کریں گے واضح رہے کہ 1993 میں حکومت نے اسائلم کے قوانین میں سختی کردی تھی اور توقع کی جارہی تھی کہ حکومت کی تبدیلی سے ان قوانین میں نرمی کی جائے گی۔

ماہ جون میں بیروزگاری کی شرح میں ریکارڈ کمی واقع ہوئی ہے دفتر روزگار کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں 4 ملین بیروزگاروں میں 122,300 کی کمی واقع ہوئی ہے جو کہ جرمنی کے اتحاد کے بعد ریکارڈ کمی ہے۔ ہیلمٹ کوہل اسے انتخابی نعرہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ ان کے مخالف امیدوار شروڈر کا کہنا ہے کہ اس میں حکومت کا کوئی کمال نہیں ہے کیونکہ جون میں ویسے بھی کام بڑھ جاتا ہے۔

Frosa انسٹیٹیوٹ اور Pro 7 کی طرف سے جولائی کے آخر پر کئے گئے ایک اور سروے کے مطابق ابھی تک شروڈر پہلے اور کوہل دوسرے نمبر پر ہیں۔ اسی طرح اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ یقین کرتے ہیں کہ ہیلمٹ کوہل دوبارہ برسر اقتدار آئیں گے۔ 64,1 فیصد لوگوں نے نفی میں جواب دیا جبکہ صرف 26 فیصد لوگوں کا جواب ہاں میں تھا۔

مذہبی رواداری

صوبہ Baden-Würtemberg کے ایک سکول میں ایک مسلمان استانی کے مذہبی فرائض ادا کرنے کی وجہ سے نوکری سے محروم کئے جانے پر جرمنی میں ایک نئی بحث کا آغاز ہوگیا ہے۔ واضح رہے کہ 25 سالہ افغانی نژاد جرمن مسلمان خاتون کو اس وجہ سے نوکری نہیں دی گئی کہ وہ سر پر دوپٹہ لیتی ہیں۔ Stuttgart کی ثقافت کی وزیر (کلچرل منسٹر) کے مطابق سر پر دوپٹہ لینا کوئی ایسا لازمی مذہبی فریضہ نہیں ہے جس کے نہ لینے سے کسی مسلمان کے اسلام پر کوئی حرف آتا ہو اور یہ استانی اسی صورت میں سکول میں تعلیم دے سکے گی کہ وہ اپنا دوپٹہ اتارے۔ صوبائی وزیر ثقافت کے مطابق ہر شہر کو سرکاری اصولوں اور اقدار کی پاسداری کرنی چاہئے اور اگر ہم نے آج ایک مسلمان کو اس بات کی اجازت دے دی کل ایک یہودی کو اس کی ٹوپی اور عیسائی کو صلیب سمیت اجازت دینی پڑے گی۔

اس بارے میں جب ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں لوگوں کی رائے معلوم کی گئی تو زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں اجازت دے دی جانی چاہئے۔

★★★★ ——— ★★★★

پروگرام جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء

بمقام Mai Markt من ہائیم

21 اگست بروز جمعۃ المبارک

10-00 استقبال و رجسٹریشن، طعام
13-50 پرچم کشائی
14-00 نماز جمعہ وعصر
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پہلا اجلاس

16-30 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ و نظم
16-50 تقریر (جرمن)
" جرمنی میں اسلام اور ہماری ذمہ داریاں"
مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش (نیشنل سیکرٹری پریس جرمنی)
17-20 تقریر (جرمن و اردو)
" نوجوان جماعت کے لئے کیا کر سکتے ہیں"
مکرم فہیم احمد صاحب ناصر (ایڈیٹر گلشن احمد، جرمنی)
17-45 تقریر (اردو)
" سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور عاشق رسول ﷺ"
مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی)

دوسرا اجلاس

18-30 مجلس عرفان
20-00 طعام
21-00 نماز مغرب وعشاء

22 اگست بروز ہفتہ

4-15 نماز تہجد
5-10 نماز فجر و درس القرآن
8-00 ناشتہ

پہلا اجلاس

10-00 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ، نظم
10-20 تقریر (اردو)
" فتنہ دجال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم کامیابی"
مکرم عبدالباسط صاحب طارق (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
10-45 " نو مبائعین کی تربیت اور ہماری ذمہ داریاں"
مکرم محمد منور عابد صاحب (نیشنل سیکرٹری تبلیغ، جرمنی)
11-10 اعلانات، نظم
11-30 خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(یہ خطاب جلسہ گاہ مستورات سے ریلے کیا جائے گا)
13-30 وقفہ برائے نماز ظہر، عصر و طعام
15-00 البانین پروگرام
(یہ پروگرام بڑے ہال میں منعقد ہوگا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوں گے)
19-00 وقفہ برائے طعام، نماز مغرب وعشاء

23 اگست بروز اتوار

4:15 نماز تہجد
5-10 نماز فجر و درس قرآن کریم
8-00 ناشتہ

پہلا اجلاس

10-00 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ و نظم
10-20 تقریر (اردو) "انفاق فی سبیل اللہ"
مکرم سید محمد احمد صاحب گردیزی (نیشنل سیکرٹری مال جرمنی)
10-45 تقریر (اردو)
" آسمانی نظام خلافت اور امت مسلمہ کے مسائل کا حل"
مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (صدر قضا بورڈ، جرمنی)
11-10 تقریر (اردو)
" نماز میں لذت حاصل کرنے کے ذرائع، آنحضرت ﷺ کے نمونہ کی روشنی میں"
مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
11-35 نظم
11-45 تقریر (جرمن) "اسلامی معاشرے کا تصور"
مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب (امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی)
12-25 اعلانات و طعام

اختتامی اجلاس

16-30 نماز ظہر و عصر
16-45 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ، نظم
17-15 اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پروگرام جلسہ گاہ مستورات

بروز ہفتہ 22 اگست

15-30 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اردو
(مختلف زبانوں میں ترجمہ ہیڈ فونز کے ذریعہ سنا جاسکے گا)
15-45 نظم
15-55 تقریر (اردو)
" سیرت حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول"
16-20 تقریر (جرمن مع اردو ترجمہ) " تربیت"
16-40 (جرمن مع اردو ترجمہ)
17-00 تقریر (اردو) " رزق حلال کی اہمیت"
17-20 نظم (بوزنین والبانین، اردو ترجمہ کے ساتھ)
17-35 تاثرات و تجربات، ایمان افروز واقعات
(از نو احمدی خواتین)

نوٹ:- بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار درج بالا پروگرام کے علاوہ جلسہ کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے ریلے ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے